[illegible]

[illegible]

Scanned with CamScanner

# URDU

## DII (MB)

Dr Md Monauwar Alam
Deptt of Urdu
R. N. College, Pandaul
7/4/2020

## سعادت حسن منٹو کا "جی آیا صاحب"

"جی آیا صاحب" یہ ایک فقرہ ہے جو دس سال کی عمر کا ایک نوکر قاسم اپنے آقا کی پکار کے جواب میں کہتا ہے۔ محمد قاسم بمبئی شہر کے ایک امیر ترین انسپکٹر کے گھر کا ملازم ہے۔ جو باورچی خانہ کے برتن صاف کرنے، جھاڑو دینے اور بازار سے سامان خرید کر لانے کے لئے نوکر رکھا گیا ہے۔ صبح سے آدھی رات تک لگاتار کام کرتا ہے۔ آرام بالکل اس کے لئے حرام ہے۔ اکثر وہ نیند کا غلبہ اور تکان محسوس کرتا ہے۔ اس کام سے نفرت اور اپنی زندگی میں موت بھلی محسوس ہونے لگتی ہے۔ لیکن اس کا ظالم آقا قاسم کو غلام سمجھتا ہے۔ دیر رات تک اس کو کام کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ کبھی بازار سے سوڈا کی بوتل لانے کے لئے دوڑایا جاتا ہے اور کبھی جوتا پالش کرنے کے لئے اور صراحی میں پانی بھر کر رکھنے کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔ ایک بار شدت کی غنودگی کے عالم میں جوتا پالش کرتے ہوئے وہ سو گیا۔ اس کے ظالم آقا نے صبح اس کو ٹھوکریں مار کر، گالیاں دے کر جگایا۔ غریب نادار بچہ ایک مرتبہ غلطی سے اپنی انگلی کاٹ کر چار دن کام سے فرصت پانے کی خوشی میں دوبارہ اپنی انگلی کو زخمی کر لیتا ہے۔ اس بار بھی اس کو کام سے فرصت مل جاتی ہے۔ اس فرصت کو غنیمت جان کر تیسری بار تیز دھار والی بلیڈ سے اپنی انگلی کو زخمی بنا لیتا ہے۔ یہ زخم بہت گہرا تھا۔ بہت زیادہ خون نکل رہا۔ اس مرتبہ اپنی دانستہ غلطی کے تکرار کی سزا میں ملازمت سے برطرف کر دیا جاتا ہے۔ اس کی بقایا تنخواہ بھی نہیں دی جاتی ہے۔ مجبور بے سہارا لڑکا مالکن کو رخصتی کا سلام کرتا ہوا حسرت بھری نگاہ سے گھر کے پالتو طوطا کو دیکھتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے۔ یہ زخم اس کی زندگی کے لئے خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ وہ درد کی شدت سے ناچار ہو کر خیراتی اسپتال میں داخل ہو جاتا ہے۔ جہاں ڈاکٹروں نے مشورہ کر کے فیصلہ لیا کہ قاسم کی زندگی بچانے کے لئے اس کا ہاتھ کاٹ دینا ضروری ہے۔

یہ المناک واقعہ پیش کر کے سعادت حسن منٹو نے سرمایہ دارانہ ذہن کی ظلم و بربریت کی عکاسی پیش کی ہے۔ یہ احساس دلایا ہے کہ ایک ملازم بھی نیند اور آرام کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کو یہ حق ملنا چاہئے۔ معصوم زندگی پر ظلم کرنے والے مہذب ترین لوگ یہ نہیں سوچتے ہیں کہ جن مجبور لوگوں کی وجہ سے ان کے کپڑے، جوتے، گھر کے برتن اور